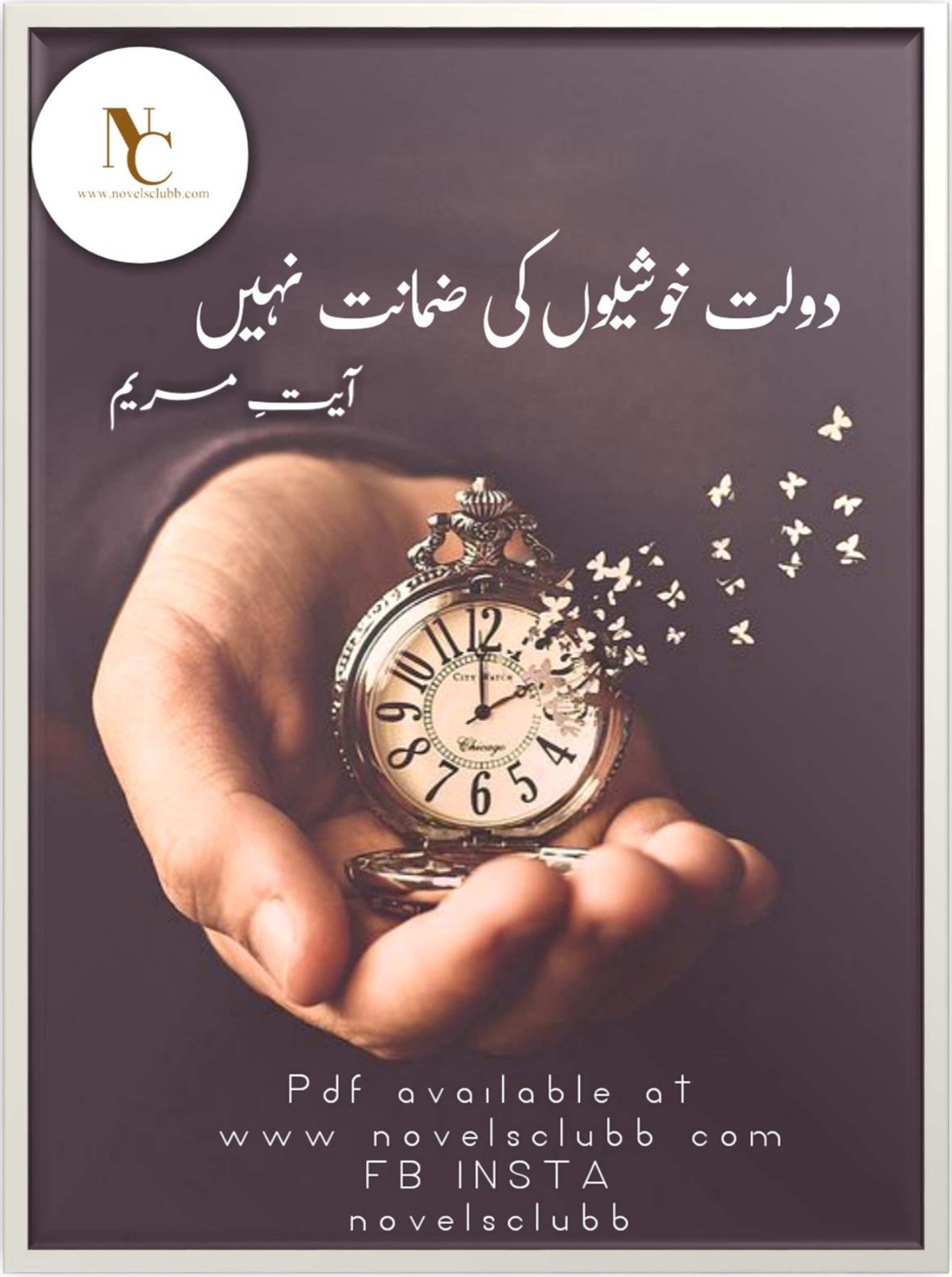
www.novelsclubb.com
دولت خوشیوں کی ضمانت نہیں
آیتِ مریم
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

دولت خوشیوں کی ضمانت ہے

از

آیتِ مریم

www.novelsclubb.com

دولت خوشیوں کی ضمانت ہے۔۔

کیا سچ میں دولت خوشیوں کی ضمانت ہے؟؟ ہاں سچ میں، دولت خوشیوں کی ہی ضمانت ہے۔ دولت سے خوشیاں خریدیں جا سکتی ہیں۔ جب ایک لڑکا اپنی ڈگریوں کا پلندہ لے کر در در کی ٹھوکریں کھا رہا ہوتا ہے۔ نوکری کے حصول کے لیئے اسے ایک بھاری رقم ادا کرنے کو کہا جاتا ہے۔ تو اسے پتا چلتا ہے کہ دولت بہت ضروری ہے۔ جب وہ اپنی بہن کا منہ دیکھتا ہے جو شادی کے انتظار میں اچھے جہیز کی منتظر بہن اپنے بھائی کا منہ دیکھتی ہے تو اس کی ویران آنکھوں کی مایوسی بتاتی ہے کہ دولت ہر صورت خوشیوں کی ضمانت ہے۔ جب ایک باپ اپنے بچوں کی آنکھوں میں کسی چیز کے لیئے حسرت کا سمندر دیکھتا ہے تو اسے دولت زندگی کی خوشی لگتی ہے۔ جب ایک ماں بچوں کی بھوک بھوک کی رٹ سے تنگ آ کر انہیں یہ کہہ کر

سلادیتی ہے کہ صبح ناشتہ کرنا، تواسے محسوس ہوتا ہے کہ دولت کردار سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔جب ایک مرد گھر کے آئے ہوئے بجلی کے بلوں سے عاجز آکر اپنی قیمتی جان پنکھے سے لٹک کر ختم کرلیتا ہے تو وہ خواہش کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس بھی دولت ہوتی تو ایک جان دولت سے زیادہ قیمتی ہوتی۔جب ماں باپ اپنے بچوں کے بستے اور کتابیں دیکھتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ بچوں کو کب تک یہ کہیں کہ ابھی اسکول کی چھٹی ہے سو جاو کیونکہ اسکول کی تو چندماہ کی خون نچوڑ دینے والی فیسیں رہتی ہیں وہ کہاں سے کون سی جائیدادیں بیچ کر ادا کریں۔جب ایک چھوٹا غریب بچہ ہر طرف سے مایوس ہو کر بھوک سے بلک کر دوکان سے ایک روٹی چراتا ہے اور چوری کرنے کی پاداش میں اسے کھمبے کے ساتھ باندھ کر زدو کوب کیا جاتا ہے۔تو اس کے بہتے ہوئے آنسو بتاتے ہیں کہ دولت ہی تو سب کچھ ہے۔انسانیت سے بھی زیادہ۔

www.novelsclubb.com

ہاشم ندیم نے ٹھیک ہی تو کہا ہے۔ مرد کی شکل نہیں دیکھی جاتی۔اس کی جیب کتنی (بھاری ہے وہ دیکھا جاتا ہے۔)

جس مرد کی جیب میں پیسہ نہیں ہوتا تو دنیا میں ایک اس کی ماں ہی ہوتی ہے جو اس کو چاہتی ہے اور اکثر تو دیکھا گیا ہے کہ اس کی ماں بھی اسے طعنے دیتی ہے۔

ہمیں تو انسانیت کو اول رکھنا تھا۔اور ہم نے پیسے کو ہی پوجنا شروع کر دیا۔ کیا دورِ حاضر میں دولت کو خوشیوں کی ضمانت کہنا درست ہو گا؟

یقیناً۔۔! دولت کو خوشیوں کی ضمانت کہنا ہر لحاظ سے قابلِ قبول ہو گا۔ آپ میں سے شاید بہت سے لوگ میرے اس خیال سے متفق نہیں ہوں گے اور شاید مجھے لالچی یا پیسے کو چاہنے والی بھی کہہ دیں آپ کو پورا حق ہے اختلافِ رائے رکھنے کا مگر حقیقت یہ ہی ہے۔ وہ سب لفظی باتیں ہیں۔ آپ کے ماں باپ باہر نوکریاں کر کہ اپنے سے بڑے عہدے داروں کی باتیں بھی سنتے ہیں محنت بھی کرتے ہیں صرف کس کے لیئے کہ آپ کو ایک اچھا معیارِ زندگی دے سکیں کوئی خواہش آپ کی رہ نا

جائے اور یہ سب کس چیز سے ممکن ہے پیسے سے۔۔ابھی وہ بھی گھر بیٹھ جائیں نہ اتنی محنت کر کہ کمائیں تو نہ تو آپ اپنی تعلیم حاصل کر سکیں اور نہ ہی کوئی عیش و آرام کی اشیاء آپ کی پہنچ میں ہوں۔ارے عیش و آرام کی اشیاء تو چھوڑیں دو وقت کی روٹی بھی دشوار ہو جائے۔۔تو طے یہ ہوا کہ دولت دورِ حاضر کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔دولت کی آرزو بری نہیں ہے ہاں مگر جب جائز طریقوں سے حاصل کی جائے۔آج کل لوگ ناجائز طریقے بہت تلاش کرتے ہیں۔دولت تو خدا کے نبی حضرتِ سلیمان علیہ السلام کے پاس بھی تھی دولت تو بی بی خدیجہ کے پاس بھی تھی۔تو کیا ہوا دینِ اسلام کے کام آئی۔دولت آپ کی آزمائش بھی ہوتی ہے۔وہ آپ پر ہے کہ اس کو کیسے استعمال کرتے ہیں۔ملک و قوم کے اس برے حال میں بھی ابھی کسی نامور ملبوسات کے بریڈ پر سیل لگ جائے تو لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے شاید کچھ مفت بٹ رہا ہے۔آپ اپنا پیسا خرچ کریں ضرور کریں حصولِ دولت کی آرزو بھی کریں مگر جائز طریقوں سے اور جائیز چیزوں پر۔

www.novelsclubb.com

خدا پر یقین کر کہ بے شک وہ ہی راستے بنانے والا ہے۔وہ ہی مشکلوں کو آسانیوں میں بدلنے والا ہے۔۔۔

(نظم)

!مفلسی۔۔

جب آدمی کے حال پہ آتی ہے مفلسی

کس کس طرح سے اس کو ستاتی ہے مفلسی

پیاسا تمام روز بٹھاتی ہے مفلسی

بھوکا تمام رات سلاتی ہے مفلسی

یہ دکھ وہ جانے جس پہ کہ آتی ہے مفلسی

جو اہل فضل عالم و فاضل کہاتے ہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مفلس ہوئے تو کلمہ تلک بھول جاتے ہیں

وہ جو غریب غربا کے لڑکے پڑھاتے ہیں

ان کی تو عمر بھر نہیں جاتی ہے مفلسی

مفلس کرے جو آن کے محفل کے بیچ حال

سب جانیں روٹیوں کا یہ ڈالا ہے اس نے جال

گر گر پڑے تو کوئی نہ لیے اسے سنبھال

مفلس میں ہوویں لاکھ اگر علم اور کمال

سب خاک بیچ آ کے ملاتی ہے مفلسی

جب روٹیوں کے بٹنے کا آکر پڑے شمار

مفلس کو دیویں ایک تو نگر کو چار چار

گر اور مانگے وہ تو اسے جھڑکیں بار بار

www.novelsclubb.com

مفلس کا حال آہ بیاں کیا کروں میں یار

مفلس کو اس جگہ بھی چباتی ہے مفلسی

مفلس کی کچھ نظر نہیں رہتی ہے آن پر

دیتا ہے اپنی جان وہ ایک ایک نان پر

ہر آن ٹوٹ پڑتا ہے روٹی کے خوان پر

جس طرح کتے لڑتے ہیں اک استخوان پر

ویسا ہی مفلسوں کو لڑاتی ہے مفلسی

کرتا نہیں حیا سے جو کوئی وہ کام آہ

مفلس کرے ہے اس کے تئیں انصرام آہ

سمجھے نہ کچھ حلال نہ جانے حرام آہ

کہتے ہیں جس کو شرم و حیا ننگ و نام آہ

وہ سب حیا و شرم اڑاتی ہے مفلسی

یہ مفلسی وہ شے ہے کہ جس گھر میں بھر گئی

پھر جتنے گھر تھے سب میں اسی گھر کے در گئی

زن بچے روتے ہیں گویا نانی گزر گئی

ہم سایہ پوچھتے ہیں کہ کیا دادی مر گئی

بن مردے گھر میں شور مچاتی ہے مفلسی

لازم ہے گر غمی میں کوئی شور غل مچائے

مفلس بغیر غم کے ہی کرتا ہے ہائے ہائے

مر جاوے گر کوئی تو کہاں سے اسے اٹھائے

اس مفلسی کی خواریاں کیا کیا کہوں میں ہائے

مردے کو بے کفن کے گڑاتی ہے مفلسی

کیا کیا مفلسی کی کہوں خواری پھکڑیاں

جھاڑو بغیر گھر میں بکھرتی ہیں جھکڑیاں

کونے میں جالے لپٹے ہیں چھپر میں مکڑیاں

پیسا نہ ہووے جن کے جلانے کو لکڑیاں

دریا میں ان کے مردے بہاتی ہے مفلسی

بی بی کی نتھ نہ لڑکوں کے ہاتھوں کڑے رہے

کپڑے میاں کے بنیے کے گھر میں پڑے رہے

جب کڑیاں بک گئیں تو کھنڈر میں پڑے رہے

زنجیر نے کواڑ نہ پتھر گڑے رہے

آخر کو اینٹ اینٹ کھداتی ہے مفلسی

مفلس بیاہ بیٹی کا کرتا ہے بول بول

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پیسا کہاں جو جا کے وہ لاوے جہیز مول

جورو کا وہ گلا کہ پھوٹا ہو جیسے ڈھول

گھر کی حلال خوری تلک کرتی ہے ٹھٹھول

ہیبت تمام اس کی اٹھاتی ہے مفلسی

بیٹے کا بیاہ ہو تو نہ بیاہی نہ ساتھی ہے

نے روشنی نہ باجے کی آواز آتی ہے

ماں پیچھے ایک میلی چدر اوڑھے جاتی ہے

بیٹا بنا ہے دولہا تو باوا براتی ہے

مفلس کی یہ برات چڑھاتی ہے مفلسی

کوئی شوم بے حیا کوئی بولا نکھٹو ہے

بیٹی نے جانا باپ تو میرا نکھٹو ہے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بیٹے پکارتے ہیں کہ بابا نکھٹو ہے

بی بی یہ دل میں کہتی ہے اچھا نکھٹو ہے

آخر نکھٹو نام دھراتی ہے مفلسی

مفلس کا درد دل میں کوئی ٹھانتا نہیں

مفلس کی بات کو بھی کوئی مانتا نہیں

ذات اور حسب نسب کو کوئی جانتا نہیں

صورت بھی اس کی پھر کوئی پہچانتا نہیں

یاں تک نظر سے اس کو گراتی ہے مفلسی

جس وقت مفلسی سے یہ آکر ہوا تباہ

پھر کوئی اس کے حال پہ کرتا نہیں نگاہ

دالیدری کہے کوئی ٹھہرا دے روسیاہ

www.novelsclubb.com

جو باتیں عمر بھر نہ سنی ہوویں اس نے آہ

وہ باتیں اس کو آ کے سناتی ہیں مفلسی

چولہا توانا پانی کے مٹکے میں آبی ہے

پینے کو کچھ نہ کھانے کو اور نے رکابی ہے

مفلس کے ساتھ سب کے تئیں بے حجابی ہے

مفلس کی جورو سچ ہے کہ یاں سب کی بھابی ہے

عزت سب اس کے دل کی گنواتی ہے مفلسی

کیسا ہی آدمی ہو پر افلاس کے طفیل

کوئی گدھا کہے اسے ٹھہرا دے کوئی بیل

کپڑے پھٹے تمام بڑھے بال پھیل پھیل

منہ خشک دانت زرد بدن پر جما ہے میل

سب شکل قیدیوں کی بناتی ہے مفلسی

ہر آن دوستوں کی محبت گھٹاتی ہے

جو آشنا ہیں ان کی تو الفت گھٹاتی ہے

اپنے کی مہر غیر کی چاہت گھٹاتی ہے

شرم و حیا و عزت و حرمت گھٹاتی ہے

ہاں ناخن اور بال بڑھاتی ہے مفلسی

جب مفلسی ہوئی تو شرافت کہاں رہی

www.novelsclubb.com

وہ قدر ذات کی وہ نجابت کہاں رہی

کپڑے پھٹے تو لوگوں میں عزت کہاں رہی

تعظیم اور تواضع کی بابت کہاں رہی

مجلس کی جوتیوں پہ بٹھاتی ہے مفلسی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مفلس کسی کا لڑکا جو لے پیار سے اٹھا

باپ اس کا دیکھے ہاتھ کا اور پاؤں کا کڑا

کہتا ہے کوئی جوتی نہ لیوے کہیں چرا

نٹ کھٹ اچکا چور دغا باز گٹھ کٹا

سو سو طرح کے عیب لگاتی ہے مفلسی

رکھتی نہیں کسی کی یہ غیرت کی آن کو

سب خاک میں ملاتی ہے حرمت کی شان کو

سو محنتوں میں اس کی کھپاتی ہے جان کو

چوری پہ آکے ڈالے ہی مفلس کے دھیان کو

آخر ندان بھیک منگاتی ہے مفلسی

دنیا میں لے کے شاہ سے اے یار تا فقیر

www.novelsclubb.com

خالق نہ مفلسی میں کسی کو کرے اسیر

اشراف کو بناتی ہے اک آن میں فقیر

کیا کیا میں مفلسی کی خرابی کہوں نظیرؔ

وہ جانے جس کے دل کو جلاتی ہے مفلسی

نظیر اکبر آبادی

www.novelsclubb.com